

## 176000- ایک لڑکے نے لڑکی کو دین کی دعوت دی اور دونوں ایک دوسرے کو دل دے بیٹھے۔

سوال

میں 21 سال کا نوجوان ہوں، میں دعویٰ کام کیا کرتا تھا، بے پر ڈگی کے بالکل مخالف تھا، میرا ایک لڑکی سے رابطہ ہوا، ہماری آپس میں گفتگو شریعتِ اسلامیہ سے باہر بالکل نہیں ہوتی تھی، اللہ کے فضل سے میری وجہ سے وہ سید ہے راستے پر آگئی، اور شرعی بس و حجاب پہننا شروع کر دیا، لیکن غیر متوقع طور پر وہ مجھے چاہئے گی، میں نے خواتین میں دعویٰ کام ترک کر دیا، اور سب سے بول چال بند کر دی، میں اللہ کی قسم کھا کر کھاتا ہوں، اور اللہ بھی اس بات کا گواہ ہے کہ میرا مقصد تفریح نہیں تھا، میں صرف اللہ کی طرف دعوت دیتا تھا، میری نیت بھی اس بارے خالص تھی، وہ لڑکی مجھے بہت زیادہ چاہئے گی، مجھے اسکا اخلاق اور سچے جذبات دل کو جھانے لگے، اب مجھے بھی لختا ہے کہ میں بھی اسے چاہئے لگا ہوں، اور میں اسے اللہ اور اسکے رسول کے بتائے ہوئے طریقے پر حاصل کرنا چاہتا ہوں، میں نے قطع تعلقی کی ہوئی ہے اور اس سے بات بھی نہیں کرتا، تواب وہ مجھے پیغامات بھیجتی رہتی ہے کہ وہ میرے بارے میں اپنے جذبات کو کنٹرول نہیں کر سکتی، اور وہ بھی یہ نہیں پاہتی کہ حرام کام میں واقع ہو، مجھے ڈر لختا ہے کہ کہیں میری وجہ سے کسی حرام کام کا ارتکاب نہ کر لے، میں نے اسے ہر سو موارد جمعرات کا روزہ رکھنے کا کیا ہے، اب مجھے نہیں پتہ کہ میں کیا کروں، میں اللہ کی قسم اٹھا کر کھاتا ہوں کہ میں اسے شریعتِ الٰہی کے مطابق چاہتا ہوں، لیکن میرے اندر ابھی اتنی طاقت نہیں ہے؛ تو وہ اپنی شہوت کمزول کرنے کیلئے کیا کرے، اور میں اپنے لئے کیا کروں؟ مجھے ڈر لختا ہے کہ میں کیا گناہ میں ملوث نہ ہو جاؤں، اور جنم کی آگ میں نہ جاگروں، اللہ مجھے اپنی پناہ میں رکھے۔

پسندیدہ جواب

ہم آپکی دعویٰ سرگرمیوں اور علم و آگئی پھیلانے کی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، لیکن ایک بات آپ کیلئے انتہائی ضروری ہے کہ دعویٰ کام کیلئے ضروری ہے کہ طریقہ کار شریعت کے مطابق ہونا چاہئے، پھر شرعی کام کیلئے استعمال ہونے والے ذرائع بھی شرعی ہوں۔

اور ہم دین کے بارے میں عوامِ انس کی طرح زبان درازی نہیں کر سکتے کہ اہداف کی وجہ وسائل کی اہمیت بڑھ جاتی ہے، بلکہ ہم یہی کہیں گے کہ اہداف اور وسائل دونوں کا شرعی ہونا ضروری ہے۔

آپ نے ذکر کیا "میرا ایک لڑکی سے رابطہ ہوا، ہماری آپس میں گفتگو شریعتِ اسلامیہ سے باہر بالکل نہیں ہوتی تھی" آپ دونوں کیلئے یہی غلطی کی ابتداء تھی، اس لئے کہ شریعت نے اجنبی لڑکیوں سے بات چیت اور ان سے گفتگو کرنے سے منع کیا ہے؛ کیونکہ یہ پر فتن راستہ ہے، اور زبان کی حفاظت انتہائی ضروری ہے، اسی بات چیت کی وجہ سے کہنے لوگوں کا نقصان ہوا؟! اور کہنے ہی لوگوں کیلئے فتنہ کھڑے ہوئے، ذرا اپنے آپ سے پوچھو کہ تم اس وقت کس حد تک دور جائیں گے، ذرا کسی اور شخص سے بھی پوچھ کر دیکھو جس کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے، اور پھر غم بھری داستانیں پڑھتے جاؤ جس کا سبب یہی تساهل بنائے ہے۔

بخاری (5096) اور مسلم (2740) نے اسامة بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میرے بعد میری امت پر مردوں کیلئے خواتین سے بڑھ کر خطرناک فتنہ نہیں آئے گا)

ابو نعیم نے "حلیہ" (4/84) میں میمون بن مهران سے نقل کیا وہ کہتے ہیں: "تمین چیزوں سے اپنے نفس کو آزمائش میں مت ڈالنا: کسی بھی حکمران کے پاس مت جانا چاہے تمہارا ارادہ اسے اطاعتِ الٰہی کے بارے میں نصیحت کرنے کا ہو، کسی لڑکی کے پاس مت جانا چاہے تم نے قرآن ہی کیوں نہ سیکھا ہو، کسی بھی خواہش پرست کی بات پر کان مت دھرنا، اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم اس کی کوئی بات تمہارے دل میں اتر جائے"

اس لئے آپ پر ضروری ہے کہ اس لڑکی سے رابطہ بالکل مفقط کرو، اور اسے بتلا دو کہ دوبارہ رابطہ کیلئے شرعی راستے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے؛ پھر اگر شرعی حل کیلئے تم دونوں پر عزم ہو اور اسکے لئے طاقت بھی رکھتے ہو تو ابھی سے اس حل کو پناہو، بصورت دیگر دونوں میں سے ہر کوئی اپنے راستے پر چلتا ہے؛ پھر اگر تمہارے حالات درست ہو جائیں، اور شادی کے حقیقی امکانات ہوں، اور اس لڑکی کی شادی نہ ہوئی ہو، اور نہ ہی منیگی ہوئی ہو تو آپکے لئے منیگی کا پیغام بھیجئے میں کوئی حرج نہیں، لیکن موجودہ صورت حال میں جبکہ شادی کی استطاعت نہیں ہے، یہ کوئی عقل اور حکمت والی بات نہیں کہ خوابوں اور خیالوں کے پیچے بھاگتے رہو، اور اپنے لئے برا یوں کے دروازے کھولتے جاؤ۔

اور شوت کو کنٹرول کرنے کیلئے آپ دونوں روزے رکھو، جیسے کہ صحیح بخاری (1400) اور مسلم (1905) میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا: (نوجوانو! جس کے پاس شادی کی استطاعت ہے، وہ شادی کر لے، شادی سے اُس کی آنکھیں جھک جائیں گی اور شرمنگاہ زنا سے محفوظ ہو جائے گی، اور جس کے پاس استطاعت نہیں ہے وہ روزے رکھے کہ اس لئے کہ روزے اسکی شوت توڑدے گے)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس حدیث میں شادی کے خرچ پر بداشت نہ کرنے والے کو روزے رکھنے کی راہنمائی کی گئی ہے "انتہی

یہ بات یاد رکھو کہ شوت ایک عارضی حالت ہے، جب بھی آپ اس کے بارے میں سوچیں گے یہ بڑھتی جائے گی، اور اسکے خطرات بھی زیادہ ہو جائیں گے، اور اگر آپ اپنی توجہ اس سے ہٹالیں، اور اسکا خیال اپنے ذہن میں نہ لائیں میں تو شوت ٹوٹ جاتی ہے، اور اسکے خطرات بھی ٹل جاتے ہیں۔

ان تمام امور کے ساتھ ساتھ اللہ سے گزار کر مدد مانگو، کہ آپ کو عفت، پاک امنی، اور شکوہ و شبہات سے دور رکھے۔

اس طرح سے اللہ کی توفیق اور مدد کیساتھ ہم اس مشکل پر کابو پاسکتے ہیں اور اس امتحان والی گھٹڑی کو کامیابی سے گزار سکتے ہیں۔

مزید معلومات کیلئے آپ سوال نمبر (50737) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

واللہ اعلم۔